بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یعنی رشید

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	یکم نبوت ۱۳۴۵ ہش ۱۶ رجب ۱۳۸۶ ہ یکم نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۵۳

روحانیت سے معمور فضا میں تین دن جاری رہنے کے بعد

انصار اللہ کا گیارہواں سالانہ اجتماع نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

خلافت ثالثہ کی حقانیت اور خدائی تائید و نصرت کے عظیم بالشان نشانوں کا ظہور

انصار سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی اور اختتامی خطاب

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ انصار اللہ کا گیارہواں سالانہ اجتماع جو خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و بابرکت دور میں منعقد ہونے والا پہلا اجتماع تھا انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول اور روحانیت سے معمور فضا میں دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ تین دن (۲۸، ۲۹، ۳۰ اکتوبر) جاری رہنے کے بعد کل ایک بجے دوپہر کے قریب نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ اجتماع بفضل اللہ تعالیٰ خلافت ثالثہ کی حقانیت اور خدائی تائید و نصرت کے عظیم بالشان نشانوں کے ظہور کا موجب ہو کر اس میں شامل ہونے والے خوش نصیب انصار و خدام کے لئے غیر معمولی رنگ میں ازدیادِ ایمان اور ازدیادِ عرفان کا باعث بنا۔ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی اور اختتامی خطابات سے فیض یاب ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا اور وہ ان بابرکت ایام کی مقدس گھڑیوں کو اجتماعی ذکرِ الٰہی اور خصوصی دعاؤں میں بسر کرنے اور اس کے نتیجہ میں روحانی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے بعد دلوں میں خدمتِ اسلام کا ایک نیا جوش اور نیا ولولہ لے کر کامیاب و کامران اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شریک ہونیوالے خوش نصیب انصار

امسال کا اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی خصوصیات کا حامل تھا۔ اول تو اجتماع دو سال کے وقفہ کے بعد منعقد ہوا تھا کیونکہ گزشتہ سال ملک میں ہنگامی حالات کی وجہ سے اجتماع منعقد نہ ہو سکا تھا۔ دوسرے یہ خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و بابرکت دور (جو خدائی وعدوں کے بموجب نئی ملنے والی عظیم الشان کامیابیوں اور فتوحات کا دور ہے) میں منعقد ہونے والا پہلا اجتماع تھا اور اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ چنانچہ دور و نزدیک سے انصار اس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے اور اس کی غیر معمولی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے والہانہ انداز میں کھنچے چلے آئے۔ چنانچہ امسال ۲۶۰ مجالس کے ۵۶۷ نمائندگان ۱۳۴۰ اراکین اور دو ہزار سے اوپر زائرین نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ گزشتہ اجتماع میں ۲۵۴ مجالس کے ۴۸۴ نمائندگان، ۱۰۲۵ اراکین اور ۱۹۳ زائرین شریک ہوئے تھے۔ اس طرح امسال پانچ صد کے قریب زیادہ احباب کو شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ اجتماع میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد میں یہ غیر معمولی اضافہ خلافتِ ثالثہ کی حقانیت اور خدائی تائید و نصرت کے ایک عظیم بالشان نشان کی حیثیت رکھتا ہے اور اس بنا پر ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔

خدائی نصرت کے عظیم الشان نشان

پھر اجتماع میں شریک ہزاروں انصار کو ایک بہت بڑی سعادت یہ نصیب ہوئی کہ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی اور اختتامی خطابات سے فیض یاب ہونے اور متعدد بار حضور کے ساتھ اجتماعی دعاؤں میں شریک ہونے کے انمول مواقع ملے۔ اور ہر بار خدائی نصرت کے عظیم بالشان نشانوں کے ظہور کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت اپنے ایمانوں کو ایک نئی جلا اور روحوں کو ایک نئی بالیدگی سے ہمکنار کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

مورخہ ۲۸ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک پر سوز اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمانے کے بعد انصار کو افتتاحی خطاب سے نوازا۔ ہمیں اس خطاب کے دوران ہی ایک عظیم الشان تائیدی نشان ظاہر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز پر تحریک جدید کے لئے مالی قربانیوں کا پھر تذکرہ فرمایا اور مخلصین کو انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اپنے وعدے پیش کرنے کا موقعہ عنایت فرمایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وعدوں کی میزان پانچ لاکھ دس ہزار روپے تک پہنچ گئی۔ جبکہ گزشتہ سال ایک لمبے عرصہ کی مسلسل جد و جہد کے بعد وعدے صرف چار لاکھ ساٹھ ہزار روپے تک پہنچے تھے۔ ہزاروں ہزار احباب نے اس طرح وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ (النور آیت ۵۶) کا قرآنی وعدہ ایک دفعہ پھر اپنی آنکھوں سے بڑی شان اور آب و تاب سے پورا ہوتا دیکھا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اگلے روز مورخہ ۲۹ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع کے اجلاس ششم میں شوریٰ کے اجلاس سے قبل اسکاٹ لینڈ کے رہنے والے ایک نومسلم انگریز جناب عبد الجبار نیل کی بیعت قبول فرماتے ہوئے ان سے بیعت لی۔ عبد الجبار نیل قیام پاکستان سے قبل ۱۹۴۶ء میں بسلسلہ ملازمت برصغیر آئے تھے یہیں انہوں نے اسلام قبول کیا

(باقی دیکھیں صٓ پر)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل شام کو ضعف رہا۔ اس وقت عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

○ لاہور ۳۱ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ اپریشن کے بعد طبیعت آہستہ آہستہ رو بصحت ہو رہی ہے۔ آپ اب ہسپتال سے گھر ۵۔ ڈیوس روڈ لاہور تشریف لے آئی ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ شافیٔ مطلق اپنے فضل و کرم سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

○ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب نائب صوبیدار ریٹائرڈ پشاور کی بچی عزیزہ خالدہ جو میری بھانجی ہے مورخہ ۶ نومبر ۱۹۶۶ء کو کراچی سے لنڈن بذریعہ ہوائی جہاز اپنے خاوند کے پاس جا رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے خیریت سے پہنچائے۔ آمین

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۶ء

سالانہ اجتماعات

پچھلے ہفتہ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات ربوہ میں انعقاد پذیر ہوئے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پا گئے۔ ان اجتماعات میں جن نوجوانوں۔ بچوں اور خواتین نے حصہ لیا یقیناً انہوں نے دینی ترقی میں ایک نیا قدم اٹھایا ہے اور یقین ہے کہ وہ سب نہ صرف خود بلکہ ان احباب کے لئے بھی برکت کا موجب ہوں گے۔ جو کسی وجہ سے اجتماعات میں حصہ لینے سے محروم رہے

اس ہفتہ انصار اللہ کا اجتماع شروع ہے۔ کل جمعہ کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز جمعہ ۳ بجے بعد دوپہر دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ مرکزی ذیلی مجالس کے یہ سالانہ اجتماعات ہر سال ہوتے ہیں۔ اور بڑے اہتمام سے ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات کا بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ہر عمر کے افراد کو اپنی اپنی ذاتی تربیت کا موقعہ حاصل ہوتا ہے اور انہیں اس کام کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت کے سپرد ہے درجہ بدرجہ مشق ہوتی ہے۔

عمر کے لحاظ سے ہر مجلس اپنے اپنے پروگرام ترتیب دیتی ہے اور دوران اجتماع ہر دیناد ما فیہا سے الگ رہ کر اپنے اپنے پروگرام کے مطابق مصروف رہتی ہیں۔ ہر اجتماع کی شان انجام خصوصیت رکھتی ہے اور بچے۔ جوان۔ بوڑھے۔ ناصرات اور اماء اللہ پاک تفریحات کے ساتھ بہت کچھ سبق حاصل کر کے اور تازہ دم ہو کر گھروں کو واپس جاتے ہیں۔

امسال ان اجتماعات کی یہ خصوصیت بھی قابل لحاظ ہے کہ یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ خلافت کے پہلے اجتماعات ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی نہایت کامیابی سے سرانجام ہوتے رہے ہیں جیسا کہ ہم نے کہا ہے انصار اللہ کا اجتماع اس ہفتہ شروع ہوا ہے اور آج ۲۹ر اکتوبر کو دوسرا دن ہے۔ دور دور سے انصار اللہ اس میں حصہ لینے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

کل بروز جمعہ تین بجے بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں درس القرآن پر زور دیا۔ اور بعض ضروری کوائف وقف عارضی کے متعلق بیان فرمائے اور مہم کو زیادہ مفید اور زیادہ کامیاب بنانے کے لئے بعض ضروری باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کے چندوں کے اضافہ کی تحریک بھی فرمائی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

اسی سے پہلے صبح ۸ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ کا سنگ بنیاد ایمانی دعاؤں کے ساتھ اپنے بابرکت اور مسعود ہاتھوں سے رکھا۔ اور دعا کرائی۔ تقریب کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت کا یہ واقعہ بھی ایک یادگار واقعہ ہے۔ مدت سے مسجد اقصیٰ کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کیونکہ مسجد مبارک میں اب جمعہ اور عیدین کے دنوں میں نمازیوں کے لئے گنجائش بہت کم ہو گئی تھی۔ خاصکر عیدین میں مسجد سے باہر دور تک صفیں چلی جاتی تھیں۔ مسجد اقصیٰ جو وسعت میں بہت زیادہ ہو گی۔ ایک حد تک یہ شکایت کم ہو جائے گی۔ انشاء اللہ مسجد جلد اختتام پذیر ہو گی اور یقین ہے کہ اپنی ذات میں اس ملک میں کئی لحاظ سے لاثانی ہو گی۔ مسجد کے مکمل کوائف بعد میں الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

روشن الا اللہ کی اب منزل مقصود ہے

پھر فضا میں گونجی آوازِ انا الموجود ہے
غلغلہ یاجوج اور ماجوج کا بے بود ہے

لا الہ نے توڑ ڈالے ہیں صنم خلقت تمام
روشن الا اللہ کی اب منزلِ مقصود ہے

کوئی پوچھے آپ کا اس میں بگڑتا کیا ہے گر
مصلح موعود ابنِ مہدیٔ معہود ہے

مار ڈالا منکرِ اوّل کو استکبار نے
راندۂ درگاہ ہے مقہور ہے مردود ہے

تنویر

ممبران حج سکیم کیلئے ضروری اعلان

تمام ممبران حج سکیم کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر وہ امسال حج کرنا چاہتے ہوں تو مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اپنی درخواست بغرض قرعہ اندازی ۷ نومبر تک بھجوا دیں۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

پچھلے چند دنوں سے میرے سر میں بہت تکلیف ہے۔ ہر وقت درد ہوتا رہتا ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے۔

ایم غلام محمد مسلم ٹیلرنگ شاپ بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا۔

ہمیشہ یاد رکھیئے

-○ احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔

-○ الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

-○ اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

بزرگوں کی رحلت اور ہماری ذمّہ داریاں

(مکرم آغا سیف اللہ خانصاحب مربّی سلسلہ احمدیہ مقیم خانپور ضلع رحیم یارخان)

فنا و بقا کے قانونِ خداوندی سے مفر نہیں۔ رضائے الٰہی پر راضی ہونا اور مشیّتِ ایزدی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا مومن کی شان ہے مصائب اور حوادث کے عظیم طوفانوں میں اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا ملجا و ماویٰ اور مولائے حقیقی یقین کرنا ہم سب کا فرض ہے مگر بزرگوں اور عزیزوں کی فرقت پر حزن و ملال کے جذبات سے متاثر ہونا بھی ایک فطری اور طبعی خاصہ ہے کیونکہ باہمی محبّت وہ متاعِ عزیز ہے جو خدائے بزرگ و برتر نے کارخانۂ عالم کو چلانے اور معاشرہ میں امن و سکون کی بحالی کے لئے اپنے بندوں کو بخشی ہے۔

گزشتہ دنوں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضؓ اور حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رضؓ کی وفات پر ہر احمدی نے دلی رنج و غم محسوس کیا ہے۔ علم و فضل کے ان ستاروں کے غائب ہو جانے سے بلاشبہ ہماری جماعتی زندگی میں بظاہر ایک خلاء واقع ہؤا ہے لیکن جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم احمدیت کی ترقی اور غلبۂ اسلام پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ تکمیل اشاعتِ اسلام کی خاطر اللہ کریم ضرور ایسے افراد پیدا کرتا رہے گا جو علم و فضل، اور نیکی و تقویٰ میں اپنے اسلاف کے صحیح جانشین ہوں گے۔

لیکن ہمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ بزرگوں کی رحلت سے ہم پر مزید ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کی ادائیگی سے ہی الٰہی بشارتوں کا قریب تر آنا ممکن ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ وَ لْتَنْظُرْ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ"

(حشر آیت ۱۹)

کے قرآنی درس کو مدِّ نظر رکھیں اور مامور ربّانی کی بیان کردہ اِس شرط پر کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا مضبوطی سے قائم رہیں اور تقویٰ اختیار کرکے اپنے لئے توشۂ آخرت تیار کریں۔

اِس دارِ فانی سے رخصت ہونیوالے پاکباز افراد کی کامیاب و کامران زندگیاں اس امر کی دلیل ہیں کہ خدا کی خاطر زندگی وقف کرنا اور دُنیاوی نعماء میں انہماک کی بجائے آخرت کی فکر انسانی کردار کو سربلند و سرفراز کر دیتی ہے۔ جو شخص نیکی و تقوےٰ میں زندگی بسر کرتا ہے اس کے لئے ہر سلیم الطبع انسان کے دل میں محبّت جاگزیں ہوتی ہے اور الٰہی احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کے لئے اِس دُنیا میں بھی وہ عزّت و بقاء ہے جسے زوال نہیں اور یہ وہ شرف اور عظمت کا مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں سے وعدہ فرمایا ہے۔

جب خدائے عزّ و جل کے عاشق اِس دنیا سے کوچ کرتے ہیں تو ان کے قلوب میں کامل اطمینان اور دائمی سکینت ہوتی ہے۔ ہر سچّے احمدی کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ اس مقررہ ساعت کے لئے تیار رہے اور اِس مادی دنیا سے ایسی محبت نہ رکھے جو احکامِ خداوندی سے اعراض کا باعث بن جاوے۔ ہادیٔ دو جہاں حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ
غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ"

یعنی اِس جہان میں رہتے ہوئے ہمیشہ ایک مسافر کی طرح اپنی حقیقی منزل کا خیال رکھو اور کبھی اِس دارِ فانی کو اپنا دائمی ٹھکانہ نہ سمجھو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ابناءِ دُنیا بننے کی بجائے
ابناءِ الآخرہ بنو۔

مقصود یہ نہیں کہ انسان دُنیاوی فرائض و واجبات سے بکلی منقطع ہو کر رہبانیت کی زندگی اختیار کرے بلکہ اُسوۂ نبیؐ۔ طریق مسیح موعودؑ اور عمل صحابہ رضؓ اِس امر کا مظہر ہے کہ انسان دنیا میں رہتے ہوئے بھی آسمانی بنے اور فرائض و حقوق کی کامل ادائیگی کے باوجود اپنا حقیقی تعلق اور پیوند اپنے خالق و مالک سے استوار رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دیں اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی جب تک کہ اس کو بے ایمان کرکے ہلاک نہ کرے۔ اے نادان کون کہتا ہے کہ تُو اسباب کی رعایت چھوڑ دے مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲ تا ۶۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلّہ بھاری رکھے مگر جہانتک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلّہ بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔"

(تقریر حضرت اقدسؑ ۱۹۰۴ء صفحہ ۳۱)

پس ہمارا فرض ہے کہ کبھی ذکرِ الٰہی سے غافل نہ ہوں اور لقاءِ اللہ کے لئے ہمیشہ روحانی مجاہدات میں مصروف رہیں۔ موجودہ زمانہ میں رضائے الٰہی کے پانے کے لئے سب سے بڑا مجاہدہ اشاعتِ دین ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی اِس درخواست پر "کہ آپؑ کی مریدی میں کیا مجاہدہ کرنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کی محبّت میں ترقی ہو" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"میں یہ مجاہدہ بتاتا ہوں کہ آپ عیسائیوں کے مقابل میں ایک کتاب لکھیں۔"

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۴۷-۱۴۸)

اِس مشن کی تکمیل کی خاطر ہمارے پاکیزہ صفت بزرگوں نے اپنی عزیز زندگیوں کو بڑی بے جگری اور فدایانہ جذبہ سے صرف کیا اور ہمیں اس منزل پر لے آئے جہاں ہم احمدیت کے روشن مستقبل اور غلبۂ اسلام کے مسرّت افزا آثار کو دیکھ رہے ہیں اور شرق و مغرب میں پیاسی ارواح مسیحِ پاکؑ کے روحانی چشمہ سے سیراب ہو رہی ہیں۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم مالی و جانی قربانیوں میں اعلےٰ نمونہ قائم کریں تا آئندہ آنیوالی نسلیں ہمیں اپنے اسلاف کا صحیح جانشین قرار دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے پُر سوز انداز میں خدمتِ اسلام کے لئے ہمیں پکارا ہے فرماتے ہیں:۔

"میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے.....

"اے لوگو اسلام نہایت ضعیف ہو گیا ہے اور اعدائے دین کا چاروں طرف سے محاصرہ ہے.....ایسے وقت میں ہمدردی سے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردانِ خدا میں جگہ پاؤ۔

بکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست"

(تبلیغ رسالت صفحہ ۲۰-۲۱ جلد سوم)

پھر فرمایا:۔

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں زندگی وقف کرے.....مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے.....کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اِس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۸-۹۹)

ہمارے نوجوان طبقہ کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ وہ بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مامورِ زمانہ کی آواز پر لبیک کہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم خدمتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں متواتر وقف کرتے رہیں اور علم و معرفت میں اپنے رخصت ہونے والے بزرگوں کا قائم مقام بنیں۔ احبابِ جماعت پر یہ ذمّہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی مالی قربانیوں میں مزید ایثار اور فدائیت کا اظہار کریں۔ اور اِس الٰہی فرمان کو یاد رکھیں کہ جماعتی زندگی کے لئے مالی قربانیاں لازم ہیں۔ جو قوم یا جماعت اللہ کی راہ میں اموال کے خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتی ہے وہ الٰہی فضلوں اور ربّانی نعمتوں سے محروم رہتی ہے۔ وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (البقرہ ۱۹۶)

میں ہمیں یہی سبق دیا گیا ہے۔

بلاشبہ جماعت مالی قربانیوں میں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے نقشِ قدم پہ گامزن ہے کتنے ہی مفلس و نادار مگر خدا پر توکل رکھنے والے نیک افراد ہیں جنہوں نے برسوں کی جمع شدہ پونجی تبلیغِ اسلام کی خاطر مسیح پاکؑ کے قدموں میں رکھ دی۔ خدا نے اُن کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشا۔ پھر سینکڑوں افراد نے اپنی جانیں امامِ وقت کے حضور پیش کیں ان میں سے بعض تو منہم من قضٰی نحبہٗ کے ماتحت اپنی زندگیاں استحکامِ دین اور حفاظتِ ناموس رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر صرف کر کے اپنے خدا کے حضور جا پہنچے اور بعض بفضل اللہ اس مجاہدہ میں مصروف ہیں۔ ان قربانیوں کے عظیم ثمرات ہمارے سامنے ہیں۔ اور وہ پودا جو خدا نے اپنے جلال اور عظمتِ رسولؐ کے اظہار کی خاطر لگایا تھا وہ احمدیت کی شکل میں پروان چڑھا اور مسیحِ پاکؑ کے خلفاءؓ کی قیادت میں ایک تناور اور سایہ دار درخت بن گیا۔ مخالفین نے اپنی کم عقلی و نافہمی کی بناء پر اس کی مقدس جڑوں پہ تبر رکھنے کی بارہا سعی مذموم کی مگر ہمارے رحیم و کریم خدا نے ہر بار انہیں ناکام کیا اور احمدیت کی جڑیں دنیا کے ہر اہم ملک میں مضبوط ہوگئیں لیکن اس سرسبز اور شاداب درخت کی سیرابی کے لئے دائمی اور متواتر قربانیاں درکار ہیں تا اقوامِ عالم اس کے شیریں ثمرات سے بہرہ ور ہوں اور تا حق غالب آئے اور باطل شرک و کفر کی نحوستوں میں کافور ہو جائے۔ آمین۔

پس ہمیں اپنے اس عزم کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہیئے اور غلبۂ اسلام کی خاطر ہمارے امام جو بھی نیک مقاصد ہمارے لئے مقرر فرمائیں ہم خلوص نیّت اور صدق دل سے اُن کے حصول کے لئے ایثار اور قربانی پیش کرینگے اور خالصۃً لوجہ اللہ بے لوث خدمات میں اپنے بزرگوں کی تقلید کریں گے تا خدا کے فضل و رحم کے مستحق ٹھہریں۔

خدا تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

آمین

قافلہ قادیان میں شامل ہونیوالے اصحاب متوجہ ہوں

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ انشاء اللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قافلہ قادیان جائے گا۔ رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۴-۵-۶ر دسمبر مقرر ہوئی ہیں۔ قافلہ کی روانگی انشاء اللہ تعالیٰ لاہور سے بتاریخ ۲ر دسمبر ۶۶ء گنڈا سنگھ حسینی والا بارڈر کے ذریعہ ہوگی۔ لاہور سے بارڈر تک اور بارڈر سے فیروزپور سٹیشن تک سفر بذریعہ بس ہوگا۔ اور فیروزپور سے بذریعہ ٹرین جالندھر امرتسر ہوتے ہوئے ۳ر دسمبر کو قادیان پہنچیں گے اور قادیان سے ۷ر دسمبر کی شام کو اسی راستہ سے واپسی ہوگی اور حسینی والا گنڈا سنگھ بارڈر پر ۸ر دسمبر کو واپس پہنچیں گے اور وہاں سے بذریعہ بس لاہور آنا ہوگا۔

جو اصحاب قافلہ میں جانا چاہیں وہ نظارت خدمتِ درویشاں سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں۔ مندرجہ ذیل شرائط جو بہرحال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

۱۔ صرف ایسے احباب درخواستیں بھجوائیں جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو۔ اور وہ ہندوستان کے سفر کے لئے کام آسکتا ہو یا وہ پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں۔ نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

۲۔ اس قافلہ میں صرف وہی اصحاب شامل ہو سکتے ہیں جو تین سال سے قادیان نہیں گئے یعنی ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۵ء میں قادیان نہیں گئے۔

۳۔ درخواست مطبوعہ فارم پر دی جائے اور اس پر پریذیڈنٹ یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے۔

۴۔ چونکہ وہ ایام شدید سردی کے ہونگے اور سفر بھی لمبا ہے اس لئے اس قافلہ میں مستورات۔ بچے، اور ضعیف العمر اصحاب نہیں جا سکیں گے۔

۵۔ جن احباب کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہے مگر ان میں انڈیا درج نہیں وہ فوراً اس میں انڈیا درج کروالیں۔

۶۔ یہ درخواستیں ۱۰ر نومبر ۶۶ء تک بہر صورت نظارت خدمتِ درویشاں میں پہنچ جانی چاہئیں کیونکہ وقت تھوڑا ہے لہذا قافلہ میں شامل ہونے والے احباب جلدی کریں۔ (ناظر خدمتِ درویشان)

سلام اے حضرتِ ناصر کہ مقصودِ زماں ہستی

(محترم عبد الرحمن صاحب خاکی۔ راولپنڈی)

تو اے فضلِ عمر از چشمِ گریانم نہاں ہستی
مگر ہموارہ در چشمِ تصوّر تو عیاں ہستی

زمانے نیست بے یادِ تو خالی ایں دلِ حیراں
کہ مطلوبِ زماں بودی و محبوبِ جہاں ہستی

ز رنجِ فرقتِ تو خوں شدہ دلہائے عشاقت
توئی اے جانِ عالم مرہمِ زخمِ نہاں ہستی

ہمے مُردہ نخواہم گفتنت اے زندۂ جاوید
کہ از فیضِ عظیمِ خویش تو جانِ جہاں ہستی

بوقتے زینت و زیبِ جہانِ آب و گِل بودی
کنوں اے ماہرو تو زینت و زیبِ جناں ہستی

جہانے بہرۂ بگرفت از اصلاح و ارشادت
بفضلِ ایزدی معمارِ اقوامِ جہاں ہستی

کرامت ہائے تو ظاہر ہدائت ہائے تو روشن
ز افضالِ خداوندی نشانِ کن فکاں ہستی

نصابِ حسنِ تو بیروں ز حد است اے شہِ خوباں
نہ گفتے دہ بہ درویشاں کہ گنجِ شائگاں ہستی

خداوندِ دو عالم داد پسرت ناصرِ احمد
دعا ہائے کہ کردی از اجابت کامراں ہستی

تو موعود ابنِ موعود ابنِ موعودی دریں عالم
سلام اے حضرتِ ناصر کہ مقصودِ زماں ہستی

کمر بستی بہ تدریس و بہ ترویجِ کلام اللہ
از ایں اقدام محبوبِ خدائے دو جہاں ہستی

بحمد اللہ کہ تازہ سنّتِ عثمان را کردی
ز بہرِ خدمتِ قرآں تو صاحبقراں ہستی

بیادِ حضرتِ فضلِ عمر تحریکِ مالی را
چو کردی در جماعت، کامیاب و کامراں ہستی

جوانِ احمدیت، کوش در تعمیلِ ارشادش
اگر تو جاں نثارِ احمدِ آخر زماں ہستی

الٰہی ذرّۂ دردِ محبت بخش خاکی را
کہ رحمانی رحیمی دستگیرِ انس و جاں ہستی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور دیگر بزرگان کی اہم تقاریر۔ قرآن مجید اور احادیث کے درس دینی علمی اور تربیتی مقابلے

(۲)

دوسرا دن ۲۲ اکتوبر

پہلا اجلاس حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے جو محترمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ نے شروع کی۔ امۃ الکریم جامعہ نصرت ربوہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظم پڑھی اس کے بعد ایک بہن نے پشتو نظم پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا۔ درس قرآن مجید کے بعد معیار دوم کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسر صلیب
۲۔ سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
۳۔ موجودہ نسل کی مذہب سے بیگانگی ہی بد اخلاقی کا سبب ہے۔ مندرجہ ذیل ممبرات نے انعامات حاصل کئے۔

اوّل: نور جہاں بشریٰ کراچی
دوم: زہریٰ سیالکوٹ
سوم: شاہدہ صدیقہ

اس کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے اسلامی پردہ کے موضوع پر تقریر کی آپ نے پردہ کے متعلق قرآنی تعلیمات کا عیسائیت کی تعلیم سے موازنہ کر کے، اسلامی تعلیم کی برتری اور فضیلت ثابت کی۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور کے تشریف لانے پر محترمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ نے تلاوت کی امۃ الکریم کوکب قادیان نے نظم پڑھی اور اس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے مختصر لیکن نہایت مؤثر انداز میں لجنات کی تمام نمائندگان کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں عقیدت اور فرمانبرداری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود ہمیشہ لجنہ کے کاموں میں بہت دلچسپی لیتے رہے۔ اور ذاتی نگرانی کرتے رہے۔ حضور سے بھی درخواست ہے کہ حضور بھی لجنہ کو اپنی نگرانی اور رہنمائی سے مشرف فرماتے رہیں۔ اس کے بعد حضور نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر عورت چاہے تو اس طرح زندگی گزار سکتی ہے کہ اس کے پاؤں ہمیشہ جنت کی زمین پر رہیں۔ اس میں جہاں ایک طرف تربیت اولاد کے متعلق اشارہ ہے وہاں یہ بھی بتایا کہ اگر وہ اس طرح سے رہے گی اور اولاد کی صحیح تربیت کرے گی تو اس کی زندگی پر سکون اور امن والی ہوگی۔ آپ نے فرمایا احمدی مستورات مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہیں مگر ایک بات کی طرف انہوں نے توجہ نہیں دی اور وہ یہ کہ بچوں کو بچپن سے مالی قربانی کے لئے تیار کیا جائے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچے کو نماز فرض ہونے سے پہلے نماز کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اسی طرح یہ بھی چاہیئے کہ بچوں کو اس عمر پر پہنچنے سے پہلے جب وہ خود مالی قربانیاں پیش کریں۔ چندے دینے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اس ضمن میں آپ نے اپنی اس تحریک کا ذکر کیا جس میں آپ نے اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ پر وقف جدید کا پچاس ہزار کا بجٹ پورا کرنے کی ذمہ داری ڈالی ہے۔

آپ نے فرمایا احمدیت کی ترقی اور اس کے ساتھ ساتھ احمدی جماعتوں کی تربیت اور قرآن کریم سکھانے کے لئے ہمیں واقفین کی ضرورت ہے اور یہ واقفین احمدی عورتوں نے تیار کرنے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ گھروں میں ایسا ماحول پیدا کریں اور بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ ان کی گود کے پلے ہوئے بچے بڑے ہو کر اسلام و احمدیت کے مجاہد ثابت ہوں۔

آپ نے قرآن کریم سیکھنے سکھانے سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے کے قابل بنانے کے متعلق بھی اپنی تحریک کا ذکر فرمایا اور اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ مردوں کے مقابلہ میں بعض جماعتوں میں ایسی عورتوں کی جو قرآن کریم جانتی ہیں تعداد زیادہ ہے۔ لیکن بعض لجنات ایسی بھی ہیں جہاں قرآن کریم کو جاننے والیں بہت کم خواتین ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا ارادہ ہے۔ اور اور میرے دل میں شدید خواہش اور تڑپ ہے کہ آئندہ تین سال کے اندر اندر جماعت کے تمام افراد کو قرآن کریم پڑھا دیا جائے اور اس کام میں عورتوں کا تعاون از حد ضروری ہے۔ اس کے بعد آپ نے رسومات سے پرہیز کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا ایک وقت ایسا تھا حضرت مصلح موعودؓ کی تقاریر اور نصیحتوں سے جماعت تقریباً تمام بری رسومات سے پرہیز کرنے لگی تھی اور اب پھر کچھ کمزوری آنے لگی ہے۔ اسکو دور کرنے کے لئے لجنہ کو خصوصی اقدامات کرنے چاہئیں۔ آخر پر آپ نے دعا فرمائی اور دعا کے بعد پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

سوا تین بجے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی صدارت میں دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت امۃ القیوم صاحبہ ربوہ نے کی۔ اور امۃ الرحیم صاحبہ ربوہ نے نظم پڑھی اس کے بعد معیار سوم کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں تقریباً بیس مقررات نے حصہ لیا۔

عنوانات مندرجہ ذیل تھے:۔
۱۔ حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات طبقہ نسواں پر
۲۔ پردہ عورت کے لئے بمنزلہ ڈھال ہے
۳۔ احمدیت کی ترقی میں احمدی عورت کا حصہ۔

مندرجہ ذیل مقررات انعام کی حقدار قرار پائیں۔

اول۔ نصرت عبد المالک کراچی
دوم۔ امۃ النصیر ربوہ
〃 ۔ امۃ الحفیظ پشاور
سوم۔ ناصرہ شاہین ربوہ
〃 ۔ اور امۃ الرافع ربوہ

مقابلہ کے اختتام پر درس حدیث محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے دیا آپ نے احادیث نبوی خیرکم من تعلم القرآن وعلمه اور ما جمع قوم فی بیت من بیوت یتلون کتاب اللہ .... کی روشنی میں علم القرآن سیکھنے اور سکھانے کی اہمیت بتاتے ہوئے موجودہ دور میں اسکی اشد ضرورت پر روشنی ڈالی، درس قرآن کے بعد انگریزی تقریری مقابلہ ہوا جسمیں آٹھ مقررات نے حصہ لیا۔ عنوان تھا

Mohammad (Peace be upon Him) as an ideal man

مندرجہ ذیل مقررات انعام کی حقدار قرار پائیں

اوّل: نصرت عبد المالک کراچی۔ دوم: طیبہ حئی جامعہ نصرت ربوہ۔ سوم: رحیلہ عطا سرگودہا

دوسرے اجلاس میں ممبرات کا تحریری دینی معلومات کا مقابلہ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل اول دوم اور سوم قرار پائیں۔

اوّل: فائزہ شاہد ربوہ، امۃ النور ربوہ
دوم: زاہدہ ہاشمی ربوہ، امۃ القدوس ربوہ
سوم: صفیہ صدیقی ربوہ۔

تیسرا اجلاس

رات ساڑھے آٹھ بجے ممبرات و حاضرات کو مسجد ڈنمارک کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب دکھائی گئیں اور ساڑھے آٹھ بجے تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت امینہ مرزا ربوہ نے کی اور نظم زرینہ بخاری جامعہ نصرت ربوہ نے پڑھی۔ اسکے بعد مشاعرہ ہوا۔ جس کی صدارت حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے کی۔ مشاعرہ کا موضوع تھا۔ "حضرت مصلح موعود کی یاد میں" مندرجہ ذیل ممبرات انعامات کی حقدار قرار پائیں۔

اوّل: امۃ القدوس ربوہ۔ دوم: امۃ القدیر ربوہ
سوم: رقیبہ درد 〃

۲۳ اکتوبر تیسرا دن

پہلا اجلاس

زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ شروع ہوا۔ تلاوت محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ معلمہ جونیئر ماڈل سکول ربوہ نے کی اور امۃ الحی نصرت گرلز سکول ربوہ نے نظم پڑھی۔

اسکے بعد ناصرات الاحمدیہ (بڑا گروپ) کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں ۲۵ ممبرات نے حصہ لیا عنوانات تھے۔

۱۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۲۔ ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
۳۔ کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے

مندرجہ ذیل لڑکیاں انعامات کی حقدار قرار پائیں

اوّل: نزہت عزیز ربوہ
دوم: امۃ الکریم ربوہ
سوم: امۃ العبور ربوہ

انعام خصوصی، نجمۃ النساء گھٹیالیاں

تقریری مقابلہ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے تشریف لا کر تقریر فرمائی اور مسجد ڈنمارک کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کے ایمان افروز حالات سنائے۔

آپ کی تقریر کے بعد ناصرات الاحمدیہ (بڑے گروپ) کا حفظ قرآن کا مقابلہ ہوا۔ جس میں تقریباً ۲۰ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ مندرجہ ذیل ناصرات انعام کی حقدار قرار پائیں۔

اوّل: بشریٰ متین راولپنڈی
دوم: راشدہ فائزہ
سوم: نفیسہ سیالکوٹ اور امۃ الحی ربوہ

ناصرات (بڑے گروپ) کا تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ بھی ہوا۔ مندرجہ ذیل نے اوّل۔ دوم اور سوم انعامات حاصل کئے۔

اوّل: نجمہ النساء کھاریاں
دوم: راشدہ فائزہ سرگودہا
سوم: جونیئر ماڈل سکول ربوہ

جلسہ گاہ میں تمام حاضر ممبرات کو عام دینی معلومات کا پرچہ بھی دیا گیا جسے سب نے حل کیا۔

اس کے بعد مختلف لجنات کی نمائندگان نے خطاب کیا۔ اس میں محترمہ شمیم شریف صاحبہ نمائندہ پشاور۔ محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ نمائندہ کراچی۔ محترمہ امۃ الحفیظ شاہ صاحبہ نمائندہ لنڈن۔ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا حنیف احمد صاحب نمائندہ سیرالیون۔ محترمہ ناصرہ ندیم صاحبہ نمائندہ نیروبی۔ نمائندہ مردان محترمہ امۃ الشافی صاحبہ محترمہ نصرت راشدہ صاحبہ نمائندہ سیالکوٹ محترمہ نسیم سعید صاحبہ نمائندہ لاہور اور نمائندہ رسالپور نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ جنرل صدر لجنات بھارت نے بھی خواتین سے خطاب کیا لجنہ امریکہ اور لجنہ مارشس کے بھجوائے ہوئے پیغامات محترمہ صدر صاحبہ نے پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد تمام مقابلوں اور دوران سال لجنہ مرکزیہ کے امتحانوں میں اوّل دوم اور سوم آنے والی ناصرات اور ممبرات کو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا کئے۔ ان میں سے ایک انعام ایک بچی ناصرہ فرحت ربوہ کو ایمانداری اور دیانت کا مظاہرہ کرنے پر دیا گیا۔ اجتماع میں مضمون نگاری کا مقابلہ بھی رکھا گیا تھا جس میں مندرجہ ذیل انعام کی حقدار قرار دی گئیں۔

اوّل: رضیہ درد ربوہ
دوم: خالدہ شاہد ”
سلیمہ اختر جہلم ”
سوم: رفیعہ راہ جامعہ نصرت ربوہ

اختتامی تقریر

تقسیم انعامات کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اختتامی تقریر فرمائی۔

ہمیں چاہیئے کہ قرآن کریم کی تعلیمات کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔ اسلام سادگی اور کفایت سکھاتا ہے رسومات سے نفرت سکھاتا ہے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ رسومات کو چھوڑے بغیر ہم کبھی اسلام کا جھنڈا بلند نہیں کر سکتے۔ اسلامی تعلیم کا خلاصہ کلمہ طیبہ ہے۔ اور اسکو منہ سے پڑھ لینا تو آسان ہے لیکن عمل کرنا مشکل۔ اس کا عملی پہلو یہی ہے کہ ہم خدا تعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو مانیں گی۔ ہم پر فرض ہے۔ کہ آپ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا عہدیداران ہر سالی رپورٹیں بھیج دیتی ہیں مگر کبھی یہ نہیں لکھتیں کہ معاشرے میں کتنی برائیاں دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ اب عہدیداران آئندہ سال کے لئے لائحہ عمل یہ رکھیں کہ دوران سال رسومات اور ہر قسم کی برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہمارا معاشرہ اسلامی معاشرہ بن جائے رسومات کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد یہ بھی ہے کہ ہر لجنہ اپنے اپنے علاقے کی بری رسومات لکھکر بھجوائے تاکہ ان کے تدارک کا سامان کیا جائے۔ آپ نے فرمایا ہمارے بچوں کی تربیت ایسی ہونی چاہیئے کہ دیانتداری اور دیانتداری کا بہترین نمونہ ہوں۔ اور دنیا دیکھکر کہے کہ واقعی یہ لوگ صحیح اسلامی زندگی بسر کرتے ہیں آپ نے فرمایا صحابیات کی زندگیاں قابل رشک تھیں اسلئے کہ وہ قرآن کریم پڑھتی تھیں اور اس پر عمل کرتی تھیں آج پھر ہمیں وہ انعام ملا ہے اور ہم نے اسی تعلیم کو پھیلانا ہے۔ انسان صحیح عمل تبھی کر سکتا ہے اگر علم ہو۔ ہماری زندگیاں اسلامی تعلیم کے مطابق تبھی بن سکتی ہیں۔ اگر ہم قرآن کریم پڑھیں آپ نے فرمایا۔ اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ لجنات کا کام میں اوّل دوم کا فیصلہ اس بنا پر کیا جائے گا کہ اس نے قرآن کریم پڑھانے کے لئے کیا کوشش کی۔ اور کتنی بچیوں کو صرف قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ سکھانے کے ہوں گے باقی کام چاہے کتنا ہی اچھا ہو ثانوی حیثیت کا ہوگا۔

ہمارے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کئی تحریکیں پیش کی ہیں پہلی قرآن کریم ناظرہ کی تعلیم ہے دوسری بچیوں سے تعلق رکھتی ہے کہ وقف جدید کا ۵۰۰۰۰ کا بجٹ پورا کرنے کی ذمہ داری جو حضور نے بچوں پر ڈالی ہے۔ لجنات کی عہدہ داران آٹھ یا دس دن کے اندر جا کر اطلاع بھجوائیں کہ ان کی ناصرات کتنا چندہ دے رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمارے لئے سب سے اہم کام وہی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح نے پیش کیا ہے کوشش کریں کہ ناصرات کا چندہ اگر اطفال سے زیادہ نہیں تو کم از کم برابر ضرور ہو اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح نے وقف عارضی کی تحریک پیش کی ہے۔ واقفین کی بہت ضرورت ہے۔ مگر یہ واقفین ہماری بہنوں نے ہی تیار کرنے ہیں۔

آپ نے تقریر ختم کرتے ہوئے نمائندگان کو خدا حافظ کہا آخر میں حضرت سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے دعا کروائی اور اس طرح سے یہ بابرکت اجتماع تین دن جاری رہ کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(صادقہ رمضان ایم اے رپورٹر اجتماع)

جماعت احمدیہ ڈھنڈی ضلع رحیم یارخاں کا دوسرا سالانہ جلسہ

مؤرخہ ۹/۹/۶۶ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ ڈھنڈی کا دوسرا جلسہ سالانہ کا آغاز مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سیالکوٹ کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد کریم بخش صاحب بے دس کلاآف ڈیرہ غازیخاں نے پنجابی نظم پڑھی۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ حال مربی بہاولپور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر تقریر فرمائی۔ مکرم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی۔ پھر مولوی محمد ابراہیم صاحب مبلغ یوگنڈا مشرقی افریقہ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح کی نظم کے بعد مولوی عبدالمنان صاحب مربی ملتان نے تقریر فرمائی۔ بعدہ کریم بخش صاحب بے دس کلا نے نظم پڑھی۔ آخر میں صاحب صدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پر ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔

خاکسار نے حاضرین و منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

(محمد اشرف ناصر شاہد قائمقام امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع رحیم یارخاں)

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

”نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ بعض اوقات وہ دے بھی نہیں سکتے جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جائے“!

پس حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید اپنے وعدوں کی رقوم اب جلد از جلد ادا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

خاکسار کی حج بیت اللہ شریف کی دیرینہ خواہش ہے۔ امسال پھر درخواست دینے کا ارادہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ قرعہ میں میرا نام نکلنے کی دعا فرمائیں اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حج کی توفیق بخشے۔

(چوہدری عبد الحمید کاٹھگڑھی صحابی۔ چک ۲/۳ ط۔ب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ضلع سرگودہا)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۰۳ :۔

میں مرزا سردار محمد ولد مرزا انور محمد صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ۲/۲۵ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۲۹ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ میرا ایک مکان ۲/۲۵-۲ پی ای سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ میں ہے۔ اس پر میں نے مبلغ اٹھا صد روپے خرچ کئے ہیں اس میں میں خود مع فیملی کے رہتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

۲۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ چھ صد روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لیوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے فقط ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ شرط اول ۲۶ روپے

العبد:۔ سردار محمد بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ ناصر الاسلام ولد سردار محمد ۲/۲۵ وائی۔ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹

مسل نمبر ۱۸۵۰۴ :۔

میں مجیدہ بیگم زوجہ راجہ عبد الوہاب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ جون ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے :۔

سونے کا گلوبند و ٹکہ ۴ تولے ۸ ماشے	قیمتی	۵۴۰/-
سونے کی زنجیر گھڑی ۱ تولہ	قیمت	۱۲۰/-
سونے کے کڑے ۴ تولے ۱۱ ماشے		۵۰۰/-
کانٹے و انگوٹھی ۲ تولے ۱۰ ماشے		۳۰۰/-
چاندی پاؤں کا زیور ۸۹ تولے		۲۶۷/-
قیمت کل		۱۷۲۷
اس کے علاوہ میرا حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے		۱۰۰۰

کل جائداد و رقم ۲۷۲۷/۰۰ روپے بنتی ہے۔ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اور کوئی جائداد و آمد نہیں ہے اس کے بعد اور کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد میری ثابت ہو یا بطور وراثت کوئی جائداد میرے نام آوے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۵/-)

الامتہ:۔ مجیدہ بیگم بقلم خود محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ راجہ عبد الوہاب کارکن لنگر خانہ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ حاجی اصغر علی خان والد موصیہ حال ملازم نیو راجپوت بس ٹرانسپورٹ کوآپ لے

سیکشن نمبر ۲۔ سرگودہا۔

مسل نمبر ۱۸۵۰۵ :۔

میں امۃ السلام زوجہ محمد اسلم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد یا جائداد نہیں۔

میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے نیز منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی ایک تولہ گلوبند تین تولہ جس کی کل قیمت ۵۰۰/- روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہو گی۔ (چندہ شرط اول ۵/- روپے)

الامتہ:۔ امۃ السلام دار الصدر غربی الف ربوہ مکان نمبر ۱۷

گواہ شد:۔ محمد اسلم خاوند موصیہ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ قریشی آشیانہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۵۰۸ :۔

میں محمد طفیل ولد گلاب دین قوم جٹ پیشہ زمینداره عمر ۴۷ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن چک ۸۵ ج ب ڈاک خانہ عباس پور ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

زمین مندرجہ ذیل جگہوں پر واقع ہے :۔

موضع ملاں چک ۸۵ ج ب ۱۳ ایکڑ ۷ کنال

موضع بھاگوال چک ۲۶۱ ر ب تقریباً ۸-۲-۱۳ ایکڑ

کل رقبہ ۱ ایکڑ ۲۰۶ کنال

قیمت اندازاً	۶۸۶۶۶/- روپے
بیل دو عدد	۷۵۰/- روپے
بھینسیں دو عدد	۵۰۰ روپے
بچھڑی بھینس دو عدد	۲۰۰ روپے
لڑکا	۴۰ روپے
کل میزان	۷۰۴۸۱

شرط اول ۵/- روپے

العبد محمد طفیل ولد گلاب دین قوم جٹ چک ۸۵ ج ب تحصیل و ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن قادیانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ محمد امین ولد محمد طفیل قوم جٹ چک ۸۵ ج ب تحصیل و ضلع لائل پور۔

اعلان نکاح

عزیزم رانا مبارک احمد ابن محمد یعقوب صاحب لاہور کا نکاح ہمراہ جمیلہ بیگم بنت مرزا محمد شریف بیگ صاحب مرحوم پتوکی چوہدری اللہ دتہ صاحب پتوکی نے ۲۳/۱۰/۶۶ کو بعوض حق مہر تین ہزار روپیہ صرف پڑھا۔

جملہ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں گزارش ہے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ نکاح طرفین کے لئے مبارک کرے آمین۔

خاکسار رانا بشیر احمد لاہور)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدہ مطالعہ کیجئے (سالانہ چندہ صرف چھ روپے) قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اجتماع انصار اللہ اور خدائی نشانوں کا ظہور (بقیہ صفحہ اوّل)

اس کے بعد بہیں ان کی شادی ہو چکی تھی۔ ایک عرصہ سے وہ جماعت احمدیہ کراچی کے احباب کے زیر تبلیغ تھے اور ان کے ساتھ بیعت کی غرض سے اجتماع کے موقع پر ربوہ آئے تھے۔ مورخہ ۲۹ اکتوبر کو شوریٰ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل انہوں نے اسٹیج پر حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کا یہ منظر عجب ایمان افروز اور روح پرور تھا۔ وہی نہیں بلکہ اجتماع میں شریک ہزاروں احباب بیعت کے الفاظ دہراتے جاتے تھے۔ سب پر ہی رقت کا عالم طاری تھا۔ احباب اس تائیدی نشان کے ظہور پر فرطِ مسرت سے جھوم رہے تھے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ایک سعید روح کو بیس سال قبل ہزاروں میل دور سے کھینچ کر یہاں لایا اور بیس سال بعد اسے قبول حق کی توفیق عطا فرما کر خلافت ثالثہ کا نیا مقدس و مبارک دور شروع ہونے کے بعد اس دور میں منعقد ہونے والے پہلے اجتماع انصار اللہ کے بابرکت دن میں اسے بیعت کے شرف سے مشرف کیا۔ اس طرح یہ تاریخی اجتماع خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی تائید و نصرت کے ماتحت غیر معمولی رنگ میں بار آور و ثمر ور ثابت ہوا۔ اس خدائی نشان کے ظہور پر احباب دل ہی دل میں سجدات شکر بجا لائے بیعت لینے کے بعد حضور نے ایک پر سوز اجتماعی دعا کرائی اور پھر شوریٰ کی کارروائی کے آغاز کا اعلان فرمانے کے بعد شوریٰ کے بابرکت ہونے کے لئے پھر دعا کرائی۔ احباب کو یکے بعد دیگرے اجتماعی دعا کے ان پر درد مواقع سے فیضیاب ہونے کا موقعہ ملا فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

خدائی تائید و نصرت کا ایک اور نشان جو نزول ملائکہ اور ان کی پاک تاثیرات کا آئینہ دار تھا۔ اس وقت ظاہر ہوا جب حضور نے اجتماع کے آخری روز مورخہ ۳۰ اکتوبر کو ساڑھے گیارہ بجے اجتماع میں تشریف لا کر احباب کو اجتماع کے اختتامی خطاب سے نوازا حضور نے قرآن مجید کی آیات

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ
عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ
کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ
فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی
الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْہَا
مَا تَشْتَہِیْٓ اَنْفُسُکُمْ
وَلَکُمْ فِیْہَا مَا تَدَّعُوْنَ
نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ
(حٰم السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

کی تفسیر بیان کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کے طفیل انعامات الٰہیہ کے جاری ہونے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ میں الٰہی انعامات کے از سر نو جاری ہونے پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز اس راہ میں پیش آنے والے بعض خطرات اور ان سے بچنے کے قرآنی طریق کو بھی بالتفصیل واضح فرمایا۔ حضور کی یہ تقریر علوم و معارف کا ایک خزینہ تھی۔ جب حضور نے ان خطرات سے بچنے کے ضمن میں خلافت راشدہ کی اہمیت کو ذہن نشین کرایا اور الامام جُنّۃٌ کی تشریح بیان فرمائی تو احباب پر وارفتگی کا عالم طاری ہو گیا وہ کیوں نہ فرطِ مسرت سے جھوم اٹھتے جب کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کی ایک اور مہتم بالشان تجلی سے نوازا ہے اور وہ خلافت ثالثہ کے قیام کے وقت سے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود کے طفیل ظاہر ہونے والی عظیم الشان برکات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور الامام جنّۃ کی صداقت کے وہ عینی شاہد ہیں۔ اس وقت احباب کی وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے بے اختیار ہو کر خلافت احمدیت زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بلند کرنے شروع کر دیئے دیر تک فضا اسلامی نعروں سے گونجتی اور دلوں کو ہلاتی رہی۔ اس وقت ہر شخص فرشتوں کے نزول اور ان کی پاک تاثیرات کو اپنے وجود میں محسوس کر رہا تھا۔ اس اختتامی خطاب کے بعد جو سوا گھنٹہ جاری رہا۔ حضور نے نہایت پر سوز اجتماعی دعا کرائی جو اپنی جگہ خاص شان کی حامل تھی۔ اس کے نتیجے میں یوں محسوس ہوا جیسے سینے دھل کر صاف ہو گئے ہوں اور ایمانوں کو ایک نئی جلا اور روحوں کو ایک نئی بالیدگی نصیب ہوئی ہو۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب اور پر اجتماعی دعا اور قلوب پر اس کا اثر خلافت ثالثہ کی حقانیت اور خدائی تائید و نصرت کا ایک عظیم الشان نشان تھا جس کے تصور سے اب بھی روح پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم۔

بکثرت ذکرِ الٰہی

پنجگانہ باجماعت نمازوں اور بالالتزام نماز تہجد اور اس کی خصوصی دعاؤں کے علاوہ اجتماع کے مجموعی طور پر آٹھ اجلاس منعقد ہوئے جن میں قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پر معارف درسوں کے علاوہ متعدد صحابہ کرام نے "ذکر حبیب" کے رنگ میں ایمان افروز روایات بیان کیں نیز علمائے سلسلہ نے اہم علمی اور دینی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر کیں مجلس شوریٰ میں اہم تنظیمی امور پر غور اس پر مستزاد تھا الغرض دن اور رات بکثرت ذکر الٰہی بلند ہوا اور اس کی پاک تاثیرات سے بیک وقت ہزاروں احباب مستفیض ہوئے۔

(اجتماع کے اجلاس کی روداد آئندہ اشاعتوں میں ہدیہ قارئین کی جائے گی انشاء اللہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• ڈھاکہ ۳۱ اکتوبر۔ صدر ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایبڈو زدہ سیاستدانوں پر مزید پابندیاں لگانے یا ایبڈو میں توسیع کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے اس کے ساتھ ہی صدر نے خبردار کیا کہ حکومت کسی سابق سیاست دان کو یہ اجازت نہیں دے گی کہ وہ گذشتہ آٹھ سال کے دوران ملک کی ترقی کے لئے جو شاندار کام کیا گیا ہے۔ اس پر پانی پھیر دے۔ صدر ایوب کل صبح ڈھاکہ میں بنیادی جمہوریتوں کے ایک سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر نے بھارت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان بھارت کے تمام متنازعہ مسائل عزت اور مساوات کی بنیاد پر حل کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد ہی یہی ہے کہ تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔

صدر نے بھارت کی جنگی تیاریوں کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت ہر سال جنگی تیاریوں پر سالانہ بارہ ارب روپے صرف کر رہا ہے بھارت کی یہ جنگی تیاریاں پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ بنی ہوئی ہیں۔

• کراچی ۳۱ اکتوبر۔ وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ چین کی حکومت اور عوام پاکستان کے ساتھ ہیں اور انہوں نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کی مدد کرنے کا یقین دلایا ہے۔ مسٹر پیرزادہ چین کے ایک ہفتہ کے دورہ سے واپسی پر اتوار کی صبح کو کراچی میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

مسٹر پیرزادہ نے کہا چین کی کمیونسٹ پارٹی کے چیئرمین ماؤزے تنگ، صدر لیوشاؤچی، وزیر اعظم چو این لائی اور وزیر خارجہ مسٹر چن ژی پاکستان کی خارجہ پالیسی کے معترف ہیں۔ انہوں نے میری معرفت شاندار خارجہ پالیسی اختیار کرنے پر صدر ایوب کو مبارکباد اور نیک خواہشات کا پیغام بھیجا ہے۔

• کوالالمپور ۱۲ اکتوبر۔ صدر جانسن اپنے جنوب مشرقی ایشیا کے دورہ کے آخری مرحلہ پر کل جب کوالالمپور پہنچے تو ان کے خلاف زبردست مظاہرہ ہوا۔ پولیس نے مظاہرین پر گولی چلا دی۔ جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ پولیس نے ۶۲ مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔ مزید گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔

• نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ کل رات یوپی کے ایک شہر نرولہ میں پولیس اور طلباء میں ۴ گھنٹہ تک دست بدست جنگ ہوئی لاٹھی چارج اور آنسو گیس استعمال کرنے کے باوجود جب صورت حال پر قابو نہ پایا جا سکا تو پولیس نے طلبہ پر فائرنگ کی جس سے دو طالب علم ہلاک ۲۶ زخمی ہوئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴